Nawa-i-Waqt

Thursday, October 30, 2009
Page # 5, Page # 10

انسداد الیکٹرانک جرائم سے انسانی حقوق مخالف شقیں نکالنے کا مطالبہ

ایف آئی اے، پی ٹی اے نے کئی ہونہار ماہرین کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا، پاشا

اسلام آباد (نوائے وقت نیوز) ملک میں انٹرنیٹ سروس فراہم کرنیوالے اداروں کی تنظیم اسپاک اور پاکستان سافٹ ویر ہاؤسز ایسوسی ایشن (پاشا) نے سول سوسائٹی سمیت مشترکہ پریس کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انسداد الیکٹرانک جرائم بل 2009ء کو قومی اسمبلی سے منظور کروانے کی بجائے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس بل میں شامل بنیادی انسانی حقوق کے خلاف شقوں کو نکالا جائے۔ جمعرات کے روز (اسپاک) کے ترجمان وہاج السراج (پاشا) کے وائس چیئرمین فیصل خان اور آئی ٹی ماہر سلمان انصاری نے نیشنل پریس کلب میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ پاکستان الیکٹرانک سائبر کرائمز آرڈیننس (پیسکو) کا قانون جنرل پرویز مشرف نے 2007ء میں جاری کیا۔ یہ قانون اسی وقت سے رائج ہے اور قومی اسمبلی کے ایجنڈے پر منظوری کا منتظر ہے۔ گورنمنٹ نے کمیٹی ارکان کی سفارشات

(صفحہ 10 بقیہ 55)

بقیہ 55 — پاشا

کو نظر انداز کرتے ہوئے بل قومی اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کر دیا ہے۔ مجوزہ بل میں تمام معاملات کی تفتیش اور چھان بین کی ذمہ داری ایف آئی اے کو سونپی گئی ہے۔ بہت سی وجوہات کی بناء پر آئی ٹی، سافٹ ویئر، ٹیلی کام انڈسٹری، کال سنٹرز اور سول سوسائٹی اس بل پر انتہائی تحفظات رکھتی ہے۔ سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس طرح کے جرائم میں بڑا ابہام ہوتا ہے یعنی یہ غیر واضح ہوتے ہیں۔ جبکہ تفتیشی افسر کے اختیارات لامحدود ہیں اور جرائم کی سزا سخت رکھی گئی ہے مثال کے طور پر "سائبر دہشتگردی" کی اصطلاح بڑا وسیع مطلب رکھتی ہے اور اس کی سزا "موت" رکھی گئی ہے۔ ماضی میں ای ٹی او الیکٹرانکس ٹرانزیکشن آرڈیننس 2002ء اور پاکستان ٹیلی کام ایکٹ کا غلط استعمال کرتے ہوئے PTA/FIA نے کئی باعزت اور ہونہار ماہرین سافٹ ویئر کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ جن میں فیصل چوہان سی ای او کو جیلنیٹ یٰسین الطاف اور آفاق احمد آف "بریز کام" کے کیس واضح مثال ہیں۔ ان نوجوانوں کو ایف آئی اے / پی ٹی اے کے غیر ذمہ دار افسران نے بغیر کسی جرم کے مہینوں جیل میں بند رکھا۔ ان ماہرین کا کہنا تھا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ای میل کی شناخت آسانی سے تبدیل کی جاسکتی ہے۔ سائبر کرائم ایکٹ کی دفعات کے تحت اگر کوئی کسی دوسرے شخص کی الیکٹرانک شناخت استعمال کرتے ہوئے کسی کو دھمکی آمیز ای میل بھیجتا ہے تو ایف آئی اے فوراً اس شخص کو گرفتار کرلے گی جس کی ای میل شناخت کا غلط استعمال ہوا ہے۔ اس طرح کسی بھی فرد کو اپنے آپ کو بیگناہ ثابت کرنے اور ضمانت کروانے میں کئی مہینے لگ جائیں گے اور تب ایک بے گناہ فرد جیل میں پڑا رہے گا۔ مجوزہ بل میں اس قسم کے کئی نقائص ہیں مثلاً سیاسی مخالفین کے خلاف کیس رجسٹر کروا کر معصوم شہریوں کو ڈرایا دھمکایا یا گرفتار کروایا جاسکتا ہے۔ جس سے شہریوں کے بنیادی حقوق سلب ہونے کا خدشہ ہے۔ ٹیلی کام انڈسٹری اور سول سوسائٹی مطالبہ کرتی ہے کہ اس بل کو دوبارہ ترتیب دیا جائے اور اس مقصد کے لئے اس کی تشہیر عام کی جائے تاکہ عوام الناس بالعموم اور اس شعبہ سے متعلقہ افراد بالخصوص اس پر اپنی آراء حکومت تک پہنچا سکیں۔ تاکہ کوئی بھی شخص یا ادارہ اپنی مرضی سے عام شہریوں کی آزادی سلب نہ کر سکے اور حکومتی اداروں کے غیر محدود اختیارات پر بھی قدغن لگے اور وہ کسی کو اپنی مرضی سے گرفتار یا شامل تفتیش نہ کر سکے۔